دل کی بات

کامیاب کون ہوگا؟

’’جہاں پناہ‘‘

شہرشہر پھنکارتے اور چنگھاڑتے پھرتے ہیں کہ:

- ’’عوام انتہا پسندی کے خلاف تحریک شروع کردیں‘‘
- ’’انتہا پسندوں کو مسترد کردیں‘‘
- ’’انتہا پسندی ترقی کے لیے خطرہ ہے‘‘
- ’’انتہا پسندی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے‘‘
- ’’ملک بچانے کے لیے مولویوں کو مسترد کرنا ہوگا‘‘
- ’’ہمیں انتہا پسند مولویوں کی ضرورت نہیں‘‘
- ’’ہمیں اعتدال پسندی کا عملی مظاہرہ کرنا ہوگا‘‘
- ’’ہمیں روشن خیال اور ترقی پسند اسلام کی ضرورت ہے‘‘

یہ وہ اشتہار ہے جسے ’’اکبرِثانی‘‘ صبح وشام سوتے جاگتے ،اٹھتے بیٹھتے ، چلتے پھرتے پڑھتا رہتا ہے اور ’’دینِ اکبری‘‘ کی تجدید میں مست مست پھرتا ہے۔

یہ وہ ایجنڈہ ہے جسے ’’اتاترک کا بروز‘‘ گلی گلی گاتا پھرتا اور وقت بے وقت بڑبڑاتا رہتا ہے۔

یہ وہ مستعار مضمون ہے جو ’’عصرِ حاضر کا ابولہب‘‘ اپنے انجامِ بد سے غافل ہوکر قریہ قریہ سناتا پھرتا ہے۔

یہی وہ پروگرام ہے جسے ’’کسریٰ کے سایۂ شب‘‘ نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔

یہ ہے وہ ’’نیو ورلڈ آرڈر‘‘ جس کی تکمیل کے لیے انکل سام کا فرزندِ نافرجام، پاگلوں، وحشیوں، جنونیوں، اُجڈ اور گنواروں کی طرح بے لگام و بدزبان ہوکر سرگرم ہے۔

’’قیصرِ زمانہ‘‘ کے قصرِ شاہی سے جاری ہونے والی یہ نظمِ معریٰ قلقلِ مینا وصہبا کے سنگ گائی جارہی ہے۔

’’جہاں پناہ‘‘ کی روشن خیالی کا اور چھور یہ ہے کہ عوام غلام رہیں، اُن کے بنیادی حقوق معطل، آزادی سلب اور مال غصب کرلیا جائے۔

اُن کا عقیدہ وایمان اور اخلاق وکردار چھین کر انہیں ’’امپورٹڈ سامی وصیہونی‘‘ فکر ونظر اور تہذیب وثقافت قبول کرنے پر مجبور کردیا جائے۔

''مزدکِ جدید'' چاہتا ہے کہ رعایا کی بیٹیوں کو نیکریں پہنا کر بے لباس اور اُن کے برقعے نوچ کر انہیں بے حجاب کر دیا جائے۔ زن و مرد کا فرق ختم ہو اور وہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے۔ شانوں سے شانے ملائے، بانہوں میں بانہیں ڈالے، قدم سے قدم ملائے ''لیف رائٹ'' کرتے پھریں اور حدود قوانین کو روند ڈالیں۔

''مرزا قادیانی کا ہمزاد'' چاہتا ہے کہ قانونِ توہینِ رسالت پامال ہو۔ نبوت کے ڈاکوؤں کا راج ہو، قوم کی مذہبی شناخت و پہچان ختم ہو، مسجدیں ویران ہوں، مدرسے برباد ہوں، خانقاہیں اجڑ جائیں اور رات کے تاریک سناٹوں کی پیداوار لوگ شرعِ ختم المرسلین ﷺ پر نکتہ چیں ہوں۔

''عالم پناہ!''

مسجدیں آباد رہیں گی، اذانیں گونجتی رہیں گی اور مدرسے بھی قائم رہیں گے۔ دوسری طرف ایسٹ انڈیا کمپنی کی منحوس یادگاریں، ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ملٹی کراس ڈاگ اپنا راگ الاپتے رہیں گے۔ یہ قانونِ فطرت ہے۔ خیر اور شر کی جنگ جاری رہے گی۔ ایک تاریخ لکھی جا چکی، ایک لکھی جا رہی ہے۔ کچھ کردار اپنے انجام کو پہنچ چکے اور کچھ پہنچنے کے منتظر ہیں۔ سب اپنی اپنی منزل کی جانب بڑی تیزی سے رواں دواں ہیں......

خدا کی لاٹھی بے آواز ہے
اس کے فیصلے اٹل ہیں
فیصلہ ہونے ہی والا ہے
کون دہشت گرد اور انتہا پسند ہے؟
روشن خیال کون اور روشن خیالی کیا ہے؟
کس کو مسترد کرنا اور کسے قبول کرنا؟
آپ اپنا کام کیجیے۔ ہم اپنا کام کریں گے

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کیے جاؤ مئے خوارو کام اپنا اپنا

کامیاب وہی ہوں گے جو حق پر قائم ہیں۔ جو اُس مالک کی رضا کے لیے جُہدِ مبین میں مصروف ہیں جس کے قبضے میں سب کی جان ہے، کل جہان ہے۔ جن کے دل آیاتِ قرآنی سے منور، جن کی آنکھوں میں نورِ نبوت کی چمک اور جن کے اعمال میں نبیٔ خاتم ﷺ کی اداؤں کی جھلک ہے۔ جو دین پر استقامت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ دین پڑھتے، دین پر عمل کرتے اور دین ہی کے لیے جیتے مرتے ہیں۔ جو فرعونی وہامانی فرمانوں کو ماننے سے کھلا انکار کرتے ہیں اور شدادی نظاموں کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔